السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمان کب متبع سنت ہوتا ہے اور کب مقلد ہوتا ہے؟ اتباع اور تقلید میں فرق کیا ہے؟ (فتاویٰ الامارات :26)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل تو یہ ہے کہ ہر مسلمان کا موقف تو یہ ہونا چاہیے کہ:

قُل هـٰذِهِ سَبيلى أَدعوا إِلَى اللَّهِ ۚ عَلىٰ بَصيرَةٍ أَنا۠ وَمَنِ اتَّبَعَنى ... ١٠٨ ... سورة يوسف

''کہہ دیجئے کہ میرا یہ راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، بصیرت کی بنیاد پر میں اور جو کوئی میرا پیروکار ہوگا۔''

بلاشبہ تقلید علم نہیں ہے اور مقلد دلیل پر نہیں ہوتا۔ جس شخص کا دین ہی یہ ہو کہ وہ دوسرے کی تقلید کرے گا اور دلیل کے بغیر چلے گا، اس کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تقلید کو اپنا دین سمجھے کہ جس طرح متاخرین میں سے بعض نے کسی ایک مولوی کی تقلید واجب کی۔ تو گویا اس نے بھی آئمہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کو واجب کر دیا۔ ہم تقلید کے بارے میں وہی بات کہتے ہیں کہ جو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قیاس کے بارے میں کہی۔ فرماتے ہیں کہ قیاس ایک ضرورت ہے۔ اس کی طرف اس وقت جائیں گے کہ جب دلیل کتاب وسنت اور اجماع سے نہ ملے۔

ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ تقلید کو دین بنانا جائز نہیں ہے لیکن یہ ایک اس شخص کی ضرورت ہے کہ عام مسلمان ہو اور احکام دلیل کے ساتھ مستنبط کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ کہ کتاب وسنت سے دلیل کی بنیاد پر مسائل اخذ کرے اور متبع سنت ہو جائے بصیرت کے اوپر۔ یہاں ہم ایک قاعدہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ضرورتیں ممنوعات کو بھی مباح بنا دیتی ہیں۔ اپنے سے زیادہ علم کی تقلید اس بندے کے لیے واجب ہے، البتہ اگر کوئی تقلید کو دین بنا ڈالے تو پہلی بات یہ ہے کہ اتباع کے مرتبہ سے پھر گیا۔ اتباع یہ ہے کہ کتاب وسنت سے مسئلہ کی دلیل معلوم ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ اجتہاد کرے کیونکہ اجتہاد کا درجہ تو اس سے کہیں بلند ہے تو یہ اللہ کے دین میں جائز نہیں ہے۔ تقلید اور اتباع میں فرق یہی ہے کہ جو ایک بینا اور نابینا میں فرق ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ :125

محدث فتویٰ